جملہ حیثیات سے بالکل یکساں ہوں۔ ہر شے کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی انفرادیت رکھ دی ہے جس میں کوئی دوسری شے اس کی شریک نہیں ہے۔ حد یہ ہے کہ ایک ہی آدمی کے جسم کے ایک ہاتھ کے نشانات دوسرے ہاتھ کے نشانات سے مختلف ہوتے ہیں، ایک ہی چہرے کا دایاں رخ بائیں رخ سے مختلف ہوتا ہے، ایک ہی سر کے دو بال تک بالکل یکساں نہیں ہوتے۔ اس طرح صانعِ کامل واکمل نے یہ دکھایا ہے کہ اس کی صناعی کمال درجے کی جدت طراز ہے۔ اس حیرت انگیز شانِ خلاقی پر اگر آدمی کی نگاہ ہو تو اسے یقین آجائے کہ اللہ تعالیٰ اس بے پایاں کائنات کے ہر گوشے میں ہر وقت ہر ہر چیز پر تصرف اور توجہ فرما رہا ہے، اور ہر آن اس کا تخلیق اور تدبیری کام عالمگیر پیمانے پر جاری ہے۔ سخت نادان اور جاہل ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا اس کارخانۂ ہستی کو حرکت میں لاکر کسی گوشے میں بیکار بیٹھ گیا ہے اور اب یہ کارخانہ ایک لگے بندھے قاعدے کے مطابق آپ سے آپ چل رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو تخلیق میں یہ بے پایاں تنوع اور صنعت میں یہ کمال درجے کا تجدد کیسے پایا جاسکتا تھا۔ (ا۔م)

مسلم سوسائٹی میں منافقین

سوال:

اسلام کے خلاف دو طاقتیں ابتدا ہی سے برسرِ پیکار رہی آرہی ہیں: ایک کفر اور دوسری نفاق۔ مگر کافر کی نسبت منافق زیادہ خطرناک دشمن ثابت ہوا ہے، کیونکہ یہ وہ مارِ آستین ہے جو باتھے پر اخوت اور اسلام دوستی کا لیبل لگاکر مسلمانوں کی بیخ کنی کرتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اگرچہ کافر اور منافق دونوں ہی بالآخر جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں لیکن منافق کی سزا کچھ زیادہ ہی "باشقت" بتائی گئی ہے (بیشک منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔ نساء ۲۱) اسی گروہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے یوں دو ٹوک فیصلہ کر دیا ہے کہ "اے پیغمبر! ان منافقوں کے حق میں تم خواہ دعائے مغفرت کرو

یا نہ کرو (برابر ہے کیونکہ) چاہے تم ستر مرتبہ ہی مغفرت کے لئے دعا کیوں نہ کرو، تب بھی اللہ انھیں کبھی معاف نہیں کرنے کا (توبہ۔۱۰) کم و بیش ساٹھ مختلف علامات اور امتیازی نشانیاں منافقین کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائی ہیں جن کی روشنی میں ہم پاکستان کے اندر بسنے والی امت قوم کو جب دیکھتے ہیں جو مسلمان کہلاتی ہے تو اکثریت بلا مبالغہ منافقین کی نظر آتی ہے ـــــ گنہگار مسلمان اس گروہ منافقین میں شامل نہیں ـــــ مگر گنہ گار مسلمان وہ ہے جس سے برائی کا فعل باقتضائے بشریت جب کبھی سرزد ہو جاتا ہے تو فوراً ہی خدا اور قیامت کا خیال اسے آجاتا ہے۔ سچے دل سے توبہ اور پشیمانی کا اظہار کرتا ہے اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ منافق اس کے خلاف اپنے برے کاموں پر واقعی نادم ہونے کے بجائے دانستہ کئے جاتا ہے۔

آپ کی نگاہ اور مطالعہ زیادہ وسیع ہے، براہ کرم آپ اپنی رائے بیان فرمایئے کہ موجودہ مدعیانِ اسلام میں منافقین اور گنہ گار اور متقی مسلمانوں کا تناسب اندازاً کیا ہے؟

دوسرا سوال گروہ منافقین کے ساتھ مسلمانوں کے طرزِ عمل کا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے یہ لوگ مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہیں (اور یہ منافق قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تمہاری جماعت میں ہیں حالانکہ وہ تم سے نہیں۔ سورۂ توبہ) صرف یہی نہیں کہ ملتِ اسلامیہ سے خارج ہیں بلکہ اس سے بڑھکر یہ کہ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ "یہ منافق تمہارے دشمن ہیں ان سے خبردار رہو" (منافقون۔۱)

چونکہ یہ دشمن ہیں لہٰذا حکم ہوتا ہے کہ ان دشمنانِ دین سے کامل علیحدگی اختیار کرلو" ان منافقوں میں سے اپنے ساتھی اور دوست نہ بناؤ۔۔۔۔ اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست سمجھو، نہ مددگار" (نساء۔۱۲) اس بائیکاٹ میں یقیناً یہ بات بھی شامل ہے کہ منافقوں سے رشتے ناتے نہ کئے جائیں۔ علیحدگی کی ایک اور صورت یہ بیان فرمائی ہے کہ "اے نبی! اللہ سے ڈرو اور ان کافروں اور منافقوں کی کسی بات کی پیروی نہ کرو" (احزاب۔۱) یعنی نہ تو نماز میں منافقوں کی پیروی کی جائے اور نہ ہی سیاسی قیادت قبول کی جائے، وغیرہ! بائیکاٹ کا اظہار ایک اور طریقہ سے بھی کرنا ضروری ہے۔ "اور ان منافقوں میں سے اگر کوئی مرجائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور نہ ہی اس کی قبر پر دعائے مغفرت کے لئے کھڑے ہو" (توبہ۔۱۱)

بحیثیت ایک مسلمان کے خود آپ کا طرزِ عمل اس علیحدگی کے بارے میں کیا ہے؟ کیا مسلمانوں کو (جو قلیت میں ہیں) منافقوں سے (جن کی اکثریت ہے) قطع تعلق کر لینا چاہیے یا کچھ اتمامِ حجت کی گنجائش ہے؟

جواب:

یہ کہنا تو مشکل ہے کہ مسلمانوں میں اس وقت کتنے فی صدی کس کس قسم کے لوگ شامل ہیں، مگر میرا اندازہ اپنے مشاہدات و تجربات کی بنا پر یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت کو منافق ٹھیرانے میں آپ نے بہت مبالغہ سے کام لیا ہے۔ بلاشبہ اہلِ ایمان کی ہم میں بہت کمی ہے اور یہی ہمارے اخلاقی و مادی تنزل کی اصل وجہ ہے، لیکن ہم میں اکثریت منافقوں کی نہیں بلکہ ایسے لوگوں کی ہے جو یا تو اسلام سے ناواقف ہونے کی وجہ سے جاہلیت میں مبتلا ہیں یا تربیت اور نظامِ دینی کے فقدان کی وجہ سے ضعیف الایمان ہو کر رہ گئے ہیں اور اپنی گناہ گاری کا احساس رکھنے کے باوجود گناہ گارانہ زندگی سے بچنے پر قادر نہیں ہیں۔ منافقین ہمارے[1] اندر موجود تو ضرور ہیں مگر ان کی تعداد کم ہے اور وہ زیادہ تر عوام میں نہیں بلکہ اونچے طبقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایک صحیح اسلامی نظامِ زندگی کے

---

[1] ہماری سوسائٹی ایک طویل دورِ انحطاط سے گزرتے ہوئے جس طرح کے ہمہ گیر اختلال میں مبتلا ہے اس میں کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ دعوتِ اصلاح دی جائے اور دینی نظم کو از سرِ نو بپا کیا جائے۔ منافقین اور فاسقین کا تعین کرنا اور ان سے بائیکاٹ کرنے سے آغازِ اصلاح کرنا صحیح طریق کار نہیں ہے۔ پھر یہ بات جس طرح نبی صلعم پر قطعیت کے ساتھ واضح کی گئی تھی کہ سوسائٹی میں کون کون لوگ منافقین ہیں آج محض علامات سے قیاس کر کے اس پر فیصلہ کرنا بڑی خوفناک ذمہ داری اپنے سر لینا ہے۔ ضعیف الایمان گنہ گاروں اور منافقین کو باہم دگر چھانٹنا ممکن نہیں ہے۔ اس چھنٹائی کا بھی صحیح طریقہ یہی ہے کہ یہاں اقامتِ دین کی ہمہ گیر جدوجہد کی جاتی رہے اور یہی جدوجہد صالحین، ضعیف الایمان لوگوں اور منافقین کو چھانٹنے کی کسوٹی بن جائے۔ یہ جدوجہد آہستہ آہستہ منافقین کو بالکل ممیّز کرتی جائے گی اور آگے چل کر ایک وقت آئے گا کہ ایسے عنصر کو پہچاننے میں کوئی دقت نہ رہے گی۔ اس وقت بائیکاٹ کے احکام پر عمل کرنا بھی ممکن ہوگا۔ (نائب مدیر)

قیام کے بارے میں ہماری ساری امیدیں اسی چیز سے وابستہ ہیں کہ ہماری قوم کی عظیم اکثریت اسلام کے ساتھ منافقانہ تعلق نہیں رکھتی ہے بلکہ حقیقت میں اس کی عقیدت مندانہ ہے، اور صرف تعلیم، تربیت اور دینی تنظیم کی محتاج ہے۔ اس لئے ہم توقع رکھتے ہیں کہ اگر اس کمی کو پورا کرنے میں ہمارے صالح عناصر کامیاب ہو جائیں تو منافقین کی اقلیت آخرکار شکست کھا کے رہے گی اور یہاں ایک حقیقی اسلامی نظام اپنی اصل صورت اور روح کے ساتھ قائم ہو کر رہے گا۔ انشاءاللہ! ورنہ اگر کہیں خدانخواستہ اس قوم کی اکثریت منافق ہو چکی ہو تو ہمیں اسلام کے احیاء و اعادہ کی تمام امیدوں سے ہاتھ دھو لینا پڑے گا۔

اس کے بعد تو امید کی ایک کرن بھی باقی نہیں رہتی۔ (ا۔م)

"ماہنامہ زندگی" رام پور (انڈیا)

موجودہ حالات پر اسلام کی روشنی بحث کرنے والا یہ سنجیدہ ماہنامہ گزشتہ چار سال سے پابندیٔ وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ "اشارات"، "رسائل و مسائل" اور "تفسیر القرآن" کے مستقل عنوانات کے علاوہ اسلام کو ایک ضابطۂ حیات کی حیثیت سے پیش کرنے والے مضامین ہر ماہ اس میں شائع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ ۵ روپے۔ فی پرچہ ۸ آنے۔

منیجر رسالہ "زندگی" رام پور (انڈیا)